باب دوم: الحدیث

pakcity.org

حدیث ا۔ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی ہے۔

تشریح:

یہ حدیث اعمال کی اہمیت اور نیت کی ضرورت کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی عمل کی قبولیت یا ردنیت پر منحصر ہے۔ اگر کسی عمل کی نیت نیک ہو تو وہ عمل قبول ہوگا، اور اگر کسی عمل کی نیت ناپاک ہو تو وہ عمل رد ہوگا۔

حدیث میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ ہر شخص کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اس عمل کا بدلہ ملے گا جس کی نیت اس نے کی تھی۔ اگر کسی عمل کی نیت اللہ کی رضا حاصل کرنے کی تھی تو اسے اللہ کی رضا ملے گی، اور اگر کسی عمل کی نیت دنیاوی فوائد حاصل کرنے کی تھی تو اسے دنیاوی فوائد ملے گے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں اپنے اعمال کی نیت اچھی رکھنی چاہیے۔ ہمیں اپنے اعمال اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرنے چاہئیں۔ اگر ہم اپنے اعمال کی نیت اچھی رکھیں گے تو ہمارے اعمال قبول ہوں گے اور ہمیں دنیا اور آخرت میں کامیابی ملے گی۔

حدیث ۲۔ إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ

"مجھے حسن اخلاق کو کمال تک پہنچانے کے لیے بھیجا گیا ہے۔"

تشریح:

یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد لوگوں کو اچھے اخلاق کی تعلیم دینا اور ان کے اخلاق کو بہتر بنانا ہے۔

مکارم اخلاق سے مراد وہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو ایک انسان کو اپنانے چاہئیں۔ ان اخلاقیات میں صبر، عفو، در گزر، رحم، شفقت، اور مدد گار ہونا شامل ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بہت اعلیٰ تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے سب سے اچھے انسان تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبر، عفو، درگزر، رحم، شفقت، اور مددگار رہتے تھے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں بھی اچھے اخلاق کو اپنانا چاہیے۔ہمیں صبر، عفو، درگزر، رحم، شفقت، اور مددگار ہونا چاہیے۔اگر ہم اچھے اخلاق اپنائیں گے تو ہم ایک بہترین مسلمان بن سکتے ہیں۔

حدیث ۳۔ **لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ**

ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات میری شریعت کے تابع نہ ہو جائے

تشریح:

یہ حدیث ایمان کی اہمیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی پیروی کی ضرورت کو بیان کرتی ہے۔حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بھی مسلمان ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ ان کی تعلیمات پر عمل نہ کرے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں نافذ کرنا چاہیے۔مسلمان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق اپنے اعمال اور رویے کو درست کرنا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اسلام کی بنیاد ہیں۔ان تعلیمات پر عمل کر کے ہی مسلمان اپنے ایمان کو کامل بنا سکتا ہے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں نافذ کرنا چاہیے۔ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق اپنے اعمال اور رویے کو درست کرنا چاہیے۔اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کریں گے تو ہم ایک بہترین مسلمان بن سکتے ہیں۔

حدیث ۴۔ **لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ**

ترجمہ: "تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"

تشریح:

یہ حدیث محبت اور خلوص کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بھی مسلمان ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو وہ اپنے لیے چاہتا ہے۔

pakcity.org

اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو اپنے بھائی کے لیے محبت اور خلوص کا جذبہ رکھنا چاہیے۔ مسلمان کو اپنے بھائی کے لیے خوشی چاہیے، اور اس کے لیے تکلیف برداشت کرنے کو تیار رہنا چاہیے۔

محبت اور خلوص سے ہی مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ محبت اور خلوص سے ہی مسلمان ایک دوسرے کے لیے خیر خواہ اور مددگار بن سکتے ہیں۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں اپنے بھائی کے لیے محبت اور خلوص کا جذبہ رکھنا چاہیے۔ ہمیں اپنے بھائی کے لیے خوشی چاہیے، اور اس کے لیے تکلیف برداشت کرنے کو تیار رہنا چاہیے۔ اگر ہم اپنے بھائی کے لیے محبت اور خلوص کا جذبہ رکھیں گے تو ہم ایک بہترین مسلمان بن سکتے ہیں۔

حدیث ۵۔ المسلم أخو المسلم، لا يخونه ولا يكذبه ولا يخذله، كلّ المسلم على المسلم حرام عرضه وماله ودمه، التّقوى هاهنا، بحسب امرئ من الشرّ أن يحقر أخاه المسلم

ترجمہ: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اسے سے خیانت نہیں کرتا، اس سے جھوٹ نہیں بولتا، اور اسے کی تذلیل نہیں کرتا۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت، مال، اور جان حرام ہے۔ تقویٰ یہاں (دل میں) ہوتا ہے، آدمی کا برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے لہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔"

تشریح:

یہ حدیث مسلمانوں کے باہمی حقوق اور ذمہ داریوں کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اور اس کے لیے اس کی عزت، مال، اور خون سب حرام ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو اپنے بھائی کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے۔ مسلمان کو اپنے بھائی کی عزت کرنی چاہیے، اس کے مال کا خیال رکھنا چاہیے، اور اس کی جان کی حفاظت کرنی چاہیے۔

مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور ہم آہنگی کے لیے یہ ضروری ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کریں۔ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور خلوص کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کی عزت کرنی چاہیے، اور ان کی مدد کرنی چاہیے۔ اگر ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک کریں گے تو ہم ایک بہترین مسلمان بن سکتے ہیں۔

حدیث ۶۔ مَاعَالَ مَنِ اقْتَصَدَ

ترجمہ: "جو میانہ روی اختیار کرے گا وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا۔"

تشریح:

یہ حدیث میانہ روی کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میانہ روی اختیار کی وہ محتاج نہیں ہوا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اپنی ضروریات اور وسائل کے مطابق اپنی زندگی گزارنی چاہیے۔ انسان کو نہ تو اسراف کرنا چاہیے اور نہ ہی تنگ دستی اختیار کرنی چاہیے۔

میانہ روی اختیار کرنے سے انسان اپنے وسائل کو بہتر طور پر استعمال کر سکتا ہے۔ میانہ روی اختیار کرنے سے انسان اپنے اخراجات کو کم کر سکتا ہے، اور اپنے پیسوں کو بچا سکتا ہے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں اپنی زندگی میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنی ضروریات اور وسائل کے مطابق اپنی زندگی گزارنی چاہیے۔ اگر ہم اپنی زندگی میں میانہ روی اختیار کریں گے تو ہم ایک بہتر زندگی گزار سکتے ہیں۔

اس حدیث میں "معتدل" سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی ضروریات اور وسائل کے مطابق اپنی زندگی گزارتا ہے۔ اس میں اسراف اور تنگ دستی سے بچنا شامل ہے۔

اس حدیث میں "محتاج" سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے قرض پر مجبور ہوتا ہے۔

اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ میانہ روی اختیار کرنا ایک بہت ہی اہم چیز ہے۔ میانہ روی اختیار کرنے سے انسان اپنی ضروریات پوری کر سکتا ہے، اور اپنے وسائل کو بہتر طور پر استعمال کر سکتا ہے۔

Please visit for more data at: www.pakcity.org

حدیث۷۔ مَن یُرِدِاللّٰہُ بہٖ خَیۡرًا یُفقہٗ فی الدِّینِ، واِمَّما أناقاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعۡطَی

ترجمہ: اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ اور بے شک میں (حضرت محمد رسول اللہ ﷺ) تقسیم کرنے والا ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھے عطا کرنے والا ہے۔"

pakcity.org

تشریح:

یہ حدیث علم اور دین کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ اپنے لیے خیر چاہتا ہے تو اسے دین میں اچھی طرح سے سمجھنے کی توفیق دیتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ علم اور دین ایک مسلمان کے لیے بہت ضروری ہیں۔ علم اور دین سے ہی انسان اپنے حق و باطل کو پہچان سکتا ہے۔ علم اور دین سے ہی انسان اپنی زندگی کو صحیح طریقے سے گزار سکتا ہے۔

علم اور دین کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے علم اور دین کی توفیق دیتا ہے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں علم اور دین کی تلاش میں رہنا چاہیے۔ ہمیں اپنے علم کو بڑھانے کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ہم علم اور دین کو حاصل کریں گے تو ہم ایک بہترین مسلمان بن سکتے ہیں۔

اس حدیث میں "خیر" سے مراد دنیاوی اور اخروی دونوں خیر ہیں۔

اس حدیث میں "دین" سے مراد اسلام کے احکام و تعلیمات ہیں۔

اس حدیث میں "توفیق" سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین کو سمجھنے کی صلاحیت۔

اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ علم اور دین ایک مسلمان کے لیے بہت ضروری ہیں۔ علم اور دین سے ہی انسان اپنی زندگی کو صحیح طریقے سے گزار سکتا ہے۔

حدیث۸۔ مَنۡ أَحۡیَا سُنَّتِی فَقَدۡ أَحَبَّنِی، وَمَنۡ أَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الۡجَنَّۃ

ترجمہ: "جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے سچی محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔"

تشریح:

یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا ایک مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے سے ہی انسان صحیح اسلامی طریقے سے زندگی گزار سکتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے سے انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے سے انسان کو جنت کی بشارت ملتی ہے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا چاہیے۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے زندگی گزارنی چاہیے۔ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں، اور جنت میں جا سکتے ہیں۔

اس حدیث میں "سنت" سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، اعمال، اور کردار ہیں۔

اس حدیث میں "محبت" سے مراد اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔

اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا ایک مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل کر سکتا ہے۔

حدیث ۹۔ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ، إِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِی یَمْلِکُ نَفْسَہُ عِنْدَ الْغَضَبِ

ترجمہ: کشتی دوسروں کو پچھاڑنے میں نہیں ہوتی، بلکہ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے میں اپنے آپ پر قابو رکھے۔"

تشریح:

یہ حدیث غصے پر قابو پانے کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاقتور وہ نہیں جو کشتی لڑنے والا ہے، بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے میں اپنے آپ کو کنٹرول کر سکتا ہے۔

Please visit for more data at: www.pakcity.org

اس کا مطلب یہ ہے کہ غصے پر قابو پانا ایک بہت ہی اہم چیز ہے۔ غصے پر قابو پانے سے انسان اپنے آپ کو اور دوسروں کو نقصان پہنچانے سے بچا سکتا ہے۔

pakcity.org

غصے پر قابو پانے سے انسان اپنے جذبات کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ غصے پر قابو پانے سے انسان اپنے رویے کو درست کر سکتا ہے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں غصے پر قابو پانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کے طریقے سیکھنے چاہیے۔ اگر ہم غصے پر قابو پا سکیں گے تو ہم ایک بہتر انسان بن سکتے ہیں۔

اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ غصے پر قابو پانا ایک بہت ہی اہم چیز ہے۔ غصے پر قابو پانے سے انسان اپنے آپ کو اور دوسروں کو نقصان پہنچانے سے بچا سکتا ہے۔

حدیث ۱۰۔ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

ترجمہ: "جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا روزی بڑھے اور عمر بڑھے اسے چاہئے کہ اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔"

تشریح:

یہ حدیث صلہ رحمی کی فضیلت کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی روزی میں وسعت ہو اور اس کی اولاد میں برکت ہو، تو اسے رشتہ داروں سے تعلقات استوار کرنے چاہئیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ صلہ رحمی کرنے سے اللہ تعالیٰ انسان کی روزی میں وسعت دیتا ہے اور اس کی اولاد میں برکت دیتا ہے۔

صلہ رحمی کرنے سے انسان کے نیک اعمال میں اضافہ ہوتا ہے۔ صلہ رحمی کرنے سے انسان کے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں صلہ رحمی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ اگر ہم صلہ رحمی کریں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں، اور اپنی دنیا اور آخرت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ صلہ رحمی کرنے سے انسان کی زندگی میں بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

حدیث ۱۱۔ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ

ترجمہ: "اپنے بھائی کی مدد کریں، چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ! جب کوئی مظلوم ہو تو میں اس کی مدد گا لیکن اگر وہ ظالم ہے تو اس کی مدد کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا اسے ظلم سے روکنا بھی اس کی مدد ہے"

تشریح:

یہ حدیث مظلوم اور ظالم دونوں کی مدد کرنے کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کریں، چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔

ظالم کی مدد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے ظلم کرنے سے روکنا۔ ظالم کی مدد کرنے سے یہ بھی مراد ہے کہ اسے ظلم کے نتائج سے آگاہ کرنا۔

مظلوم کی مدد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مدد کرنا اور اس کے حقوق کا دفاع کرنا۔ مظلوم کی مدد کرنے سے یہ بھی مراد ہے کہ اسے ظلم کے مقابلے میں صبر اور استقامت کی تلقین کرنا۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں مظلوم اور ظالم دونوں کی مدد کرنی چاہیے۔ ہمیں ظلم کو روکنے اور مظلوموں کی مدد کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

اس حدیث میں "ظالم" سے مراد وہ شخص ہے جو کسی دوسرے شخص کے حقوق کو نقصان پہنچاتا ہے۔

اس حدیث میں "مظلوم" سے مراد وہ شخص ہے جس کے حقوق کو کوئی دوسرا شخص نقصان پہنچاتا ہے۔

اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ظلم کو روکنے اور مظلوموں کی مدد کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کریں، چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں مظلوم اور ظالم دونوں کی مدد کرنی چاہیے۔

ظالم کی مدد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے ظلم کرنے سے روکنا۔ ظالم کی مدد کرنے سے یہ بھی مراد ہے کہ اسے ظلم کے نتائج سے آگاہ کرنا۔

مظلوم کی مدد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مدد کرنا اور اس کے حقوق کا دفاع کرنا۔ مظلوم کی مدد کرنے سے یہ بھی مراد ہے کہ اسے ظلم کے مقابلے میں صبر اور استقامت کی تلقین کرنا۔

www.pakcity.org

ظالم کی مدد کرنے کے لیے ہم یہ کر سکتے ہیں:

- اسے ظلم کرنے سے روکنے کے لیے اس سے بات کریں اور اسے سمجھائیں۔
- اسے ظلم کے نتائج سے آگاہ کریں۔
- اسے ظلم کرنے سے روکنے کے لیے قانونی یا انتظامی کارروائی کریں۔

مظلوم کی مدد کرنے کے لیے ہم یہ کر سکتے ہیں:

- اس کی مدد کریں۔
- اس کے حقوق کا دفاع کریں۔
- اسے ظلم کے مقابلے میں صبر اور استقامت کی تلقین کریں۔

یہ بات قابل غور ہے کہ ظالم کی مدد کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اس کی ظلم کی حمایت کر رہے ہیں۔ ہم صرف اسے ظلم کرنے سے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مظلوم کی مدد کرنے کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ہم اسے ظلم کے لیے حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ ہم صرف اس کے حقوق کا دفاع کر رہے ہیں۔

ہمیں یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ظلم ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ ظلم کرنے والے کو سخت سزا دی جائے گی۔ ہمیں ظلم کو روکنے اور مظلوموں کی مدد کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

pakcity.org

حدیث ۱۲۔ لَاتَدْخُلُونَ الجَنَّۃَ حتَّی تُؤْمِنُوا، ولاتُؤْمِنُوا حتَّی تَحَابُّو، أَوَلاأَدُلُّکَمْ علَی شَیءٍ إذافَعَلْتُمُوہُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلامَ بیْنَکُمْ

ترجمہ: "تم اس وقت کت جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم مومن نہ بن جاؤ، اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب کہ آپس میں محبت کے ساتھ نہ چلو۔ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے تم میں آپس میں محبت ہو جائے؟ آپس میں سلام عام کرو۔"

تشریح:

یہ حدیث محبت اور ایمان کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ ایمان نہ لاؤ، اور تم ایمان نہیں لا سکتے جب تک کہ ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان اور محبت ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ ایمان کے بغیر محبت نہیں ہو سکتی، اور محبت کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا۔

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اگر ہم ایک دوسرے کے ساتھ سلام کا تبادلہ کریں گے تو ہم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگیں گے۔ سلام ایک ایسا عمل ہے جو محبت اور صلح کا پیغام دیتا ہے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے سے محبت کرنی چاہیے۔ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ سلام کا تبادلہ کرنا چاہیے۔ اگر ہم ایک دوسرے سے محبت کریں گے اور سلام کا تبادلہ کریں گے تو ہم جنت میں داخل ہو سکیں گے۔

اس حدیث میں "تُؤْمِنُوا" سے مراد یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔

اس حدیث میں "تَحَابُّو" سے مراد یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے محبت کریں۔

اس حدیث میں "إِفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ" سے مراد یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ سلام کا تبادلہ کریں۔

اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ ایمان اور محبت ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ ایمان کے بغیر محبت نہیں ہو سکتی، اور محبت کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا۔

حدیث ۱۳۔ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ۔ قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ

ترجمہ:

حضرت سُفْیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہے کہ آپ ﷺ سے عرض کیا : یارسول اللہ ! اسلام کے بارے میں اس طرح بتائیے کہ مجھے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ آپ نے فرمایا : کہہ "میں اللہ پر ایمان لایا" پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہ۔

تشریح:

یہ حدیث اسلام کی بنیادی تعلیمات کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد ایمان ہے، اور ایمان کی بنیاد اللہ پر ایمان لانا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کو اللہ پر ایمان لانا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کو اللہ کو اپنا رب اور خالق ماننا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کو اللہ کی اطاعت کرنی چاہیے۔

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ایمان کے بعد اسلام کا دوسرا رکن عمل ہے۔ عمل کا مطلب ہے کہ ہم ایمان کے مطابق اپنی زندگی کو گزاریں، اور اللہ کی ہدایات پر عمل کریں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کو نیک اعمال کرنے چاہئیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کو برے اعمال سے بچنا چاہیے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اسلام کی بنیاد ایمان اور عمل ہے۔ ہمیں اللہ پر ایمان لانا چاہیے، اور ایمان کے مطابق اپنی زندگی کو گزارنا چاہیے۔

اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ اسلام کی بنیاد ایمان ہے، اور ایمان کی بنیاد اللہ پر ایمان لانا ہے۔

www.pakcity.org

حدیث ۱۴۔ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ

pakcity.org

ترجمہ:

"کسی نے کبھی بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا ہو تو اس سے بہتر کوئی کھانا نہیں ہے۔ اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔"

تشریح:

یہ حدیث اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانے کی فضیلت کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نے کبھی بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا ہو تو اس سے بہتر کوئی کھانا نہیں ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا ایک بہت ہی اچھا عمل ہے۔ اس سے انسان کو خود اعتمادی ملتی ہے، اور اس کی زندگی میں برکت آتی ہے۔

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا ایک اچھا عمل ہے،اور یہ ایک سنت ہے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔اس سے ہمیں خوداعتمادی ملے گی،اور ہماری زندگی میں برکت آئے گی۔

اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا ایک اچھا عمل ہے۔

حدیث۱۵۔ مَنۡ لَمۡ یَدَعۡ قَوۡلَ الزُّوۡرِ وَالعَمَلَ بِہٖ وَالجَھۡلَ فَلَیۡسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیۡ أَنۡ یَدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ

ترجمہ:

"جو شخص جھوٹ بولنے، جھوٹ پر عمل کرنے اور جہالت سے باز نہ آئے تو اللہ کو اس کی کھانے پینے سے کوئی پرواہ نہیں ہے۔"

تشریح:

یہ حدیث جھوٹ بولنے، جھوٹ پر عمل کرنے اور جہالت سے باز رہنے کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنے، جھوٹ پر عمل کرنے اور جہالت سے باز نہ آئے تو اللہ کو اس کی کھانے پینے سے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جھوٹ بولنا، جھوٹ پر عمل کرنا اور جہالت ایک بہت بڑے گناہ ہیں۔یہ وہ اعمال ہیں جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی شخص ان تینوں گناہوں سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادات کو قبول نہیں کرتا۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں جھوٹ بولنے، جھوٹ پر عمل کرنے اور جہالت سے باز رہنا چاہیے۔اگر ہم ان تینوں گناہوں سے باز رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری عبادات کو قبول کرے گا۔

اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ جھوٹ بولنا، جھوٹ پر عمل کرنا اور جہالت سے باز رہنا چاہیے۔

www.pakcity.org
pakcity.org

حدیث ۱٦۔ الدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ قُلْنَا: لِمَنْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: لِلّٰہِ، وَلِکِتَابِہٖ، وَلِرَسُوْلِہٖ، وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ،

pakcity.org

ترجمہ:

"دین خیر خواہی ہے، ہم نے عرض کیا: کس کے لیے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے لیے، اللہ کی کتاب کے لیے، اللہ کے رسول کے لیے، اور مسلمانوں کے اماموں کے لیے۔"

تشریح:

یہ حدیث دین کی بنیادی تعلیمات کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین خیر خواہی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ دین کا مقصد انسانوں کی خیر خواہی ہے۔ دین کا مقصد انسانوں کو دنیا اور آخرت میں خوشی اور سعادت دلانا ہے۔

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ دین کی خیر خواہی چار چیزوں میں ہے۔

- اللہ کے لیے خیر خواہی: اللہ کے لیے خیر خواہی کا مطلب ہے کہ ہم اللہ کی اطاعت کریں، اور اس کے احکام پر عمل کریں۔
- اللہ کی کتاب کے لیے خیر خواہی: اللہ کی کتاب کے لیے خیر خواہی کا مطلب ہے کہ ہم اللہ کی کتاب کو سیکھیں، اور اس پر عمل کریں۔
- اللہ کے رسول کے لیے خیر خواہی: اللہ کے رسول کے لیے خیر خواہی کا مطلب ہے کہ ہم اللہ کے رسول کی سنت پر عمل کریں۔
- مسلمانوں کے اماموں کے لیے خیر خواہی: مسلمانوں کے اماموں کے لیے خیر خواہی کا مطلب ہے کہ ہم مسلمانوں کے اماموں کی اطاعت کریں، اور ان کی مدد کریں۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں دین کی خیر خواہی کرنی چاہیے۔ اگر ہم دین کی خیر خواہی کریں گے تو ہم دنیا اور آخرت میں خوشی اور سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔

حدیث ۱۷۔ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خَبٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا بَخِیْلٌ

ترجمہ:

"کوئی بھی جھوٹا، احسان کرنے پر احسان کرنے والا اور بخل کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

تشریح:

یہ حدیث جنت میں داخل ہونے کے لیے ضروری اخلاقی اقدار کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ان میں جھوٹے، احسان کرنے پر احسان کرنے والے اور بخل کرنے والے شامل ہیں۔

جھوٹے : جھوٹے وہ لوگ ہیں جو اپنی باتوں میں جھوٹ بولتے ہیں۔ جھوٹ بولنا ایک بڑا گناہ ہے۔ جھوٹ بولنے والے کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

احسان کرنے پر احسان کرنے والے :احسان کرنے پر احسان کرنے والے وہ لوگ ہیں جو کسی کی مدد کرنے کے بعد اس پر احسان جتاتے ہیں۔ احسان کرنے پر احسان کرنا ایک بڑا گناہ ہے۔ احسان کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

بخیل :بخل کرنے والے وہ لوگ ہیں جو دوسروں کے ساتھ اپنی چیزوں کو شیئر کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ بخل ایک بڑا گناہ ہے۔ بخل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ان اخلاقی اقدار کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ہم ان اخلاقی اقدار کو اپنائیں گے تو ہم جنت میں داخل ہو سکتے ہیں۔

اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ ان اخلاقی اقدار کو اپنانا ضروری ہے۔

www.pakcity.org

حدیث ۱۸۔ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ

ترجمہ:

"بے غذا کو کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو، اور قید میں بند کو رہائی دلاؤ۔"

تشریح:

یہ حدیث انسانیت کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں بے غذا کو کھلانا چاہیے، بیمار کی عیادت کرنی چاہیے، اور قید میں بند کو رہائی دلانی چاہیے۔

بے غذا کو کھلانا :بے غذا وہ لوگ ہیں جو کھانے کے لیے بے بس ہوتے ہیں۔ انہیں کھانا دینا ایک اچھا عمل ہے، اور یہ ایک بڑا صدقہ ہے۔

مریض کی عیادت کرنا : بیماروہ لوگ ہیں جو بیمار ہوتے ہیں۔ان کی عیادت کرناایک اچھا عمل ہے،اور یہ ایک بڑااحسان ہے۔

قید میں بند کو رہائی دلانا : قید میں بند وہ لوگ ہیں جو کسی غلطی کے جرم میں قید ہوتے ہیں۔انہیں رہائی دلاناایک اچھا عمل ہے،اور یہ ایک بڑا صدقہ ہے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتاہے کہ ہمیں دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کرناچاہیے۔اگر ہم دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کریں گے تو ہم دنیامیں خوشی اور سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔

pakcity.org

اس حدیث سے یہ سبق ملتاہے کہ انسانیت کے ساتھ حسن سلوک کرناضروری ہے۔

حدیث ۱۹۔ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ : إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ

www.pakcity.org

ترجمہ:

"اللہ کی عظمت کو بیان کرنے کاایک طریقہ یہ ہے کہ بوڑھے مسلمان کااحترام کیاجائے۔"

تشریح:

یہ حدیث مسلمان بوڑھوں کے احترام کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ اللہ کی عزت کرنے کاایک طریقہ یہ ہے کہ ہم مسلمان بوڑھوں کااحترام کریں۔

مسلمان بوڑھے : مسلمان بوڑھے وہ لوگ ہیں جو عمر رسیدہ ہوتے ہیں۔وہ اپنی زندگی میں بہت کچھ دیکھ چکے ہوتے ہیں۔وہ تجربہ کار ہوتے ہیں۔

احترام کرنا: احترام کرناکامطلب ہے کہ ہم ان کی عزت کریں۔ہم ان کی باتوں کو سنیں۔ہم ان کی مدد کریں۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتاہے کہ ہمیں مسلمان بوڑھوں کااحترام کرناچاہیے۔اگر ہم مسلمان بوڑھوں کااحترام کریں گے تو ہم اللہ کی عزت کریں گے۔

pakcity.org

اس حدیث سے یہ سبق ملتاہے کہ مسلمان بوڑھوں کااحترام کرناضروری ہے۔

حدیث ۲۰۔ مَنْ صَمَتَ نَجَا

ترجمہ:

"جو خاموش رہا، وہ نجات پا گیا۔"

تشریح:

یہ حدیث خاموشی کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خاموش رہتا ہے، وہ خطرات سے بچ جاتا ہے۔

خاموشی: خاموشی کا مطلب ہے کہ بات نہ کرنا۔

نجات: نجات کا مطلب ہے کہ خطرات سے بچ جانا۔

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں کبھی بھی اپنے منہ سے ایسی باتیں نہیں کہنی چاہئیں جو دوسروں کو تکلیف پہنچائیں۔ اگر ہم خاموش رہیں گے تو ہم خطرات سے بچ سکتے ہیں۔

اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ خاموشی اختیار کرنا ضروری ہے۔

مزید باتیں:

- خاموشی ایک بڑا اثاثہ ہے۔
- خاموشی سے انسان اپنے دشمنوں سے بھی بچ سکتا ہے۔
- خاموشی سے انسان اپنی عزت و وقار کو بھی بچا سکتا ہے۔
- خاموشی سے انسان اپنے ذہن کو بھی پر سکون رکھ سکتا ہے۔

لہذا، ہمیں اپنی زندگی میں خاموشی کو اختیار کرنا چاہیے۔

www.pakcity.org
pakcity.org
pakcity.org